بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۲۳ھش | ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو کل شام ۹۹.۴ درجہ حرارت ہوگئی تھی۔ آج صبح ۹۸.۴ ٹمپریچر ہے۔ کھانسی کی شکایت بدستور ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بوجہ جگر کی خرابی اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول کو اور سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث کو بھی بخار اور نزلہ کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۲۰ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس میں پہلے سے افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج شملہ سے تشریف لائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

ظالموں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ

لاش کی بے حرمتی کرنا جرم ہے۔ اور کسی کی قبر اکھیڑنا اس سے بڑا جرم۔ اور قبر اکھیڑ کر لاش کی بے حرمتی کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ یہ تینوں جرائم جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ایک احمدی خاتون کی لاش کے متعلق وقوع پذیر ہوئے۔ مگر کس قدر رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ذمہ وار حکام نے ابھی تک اس بارے میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ مجرموں کے خلاف سرگرمی سے قانونی کارروائی کرنے میں مصروف ہیں۔ موقعہ پر موجود افسروں کو چاہیئے تو یہ تھا کہ اس سخت گرمی کے موسم میں جب فتنہ پردازوں نے کئی گھنٹوں سے لاش کو دفن ہونے سے روک رکھا تھا۔ اور باوجود سمجھانے بجھانے کے اپنی شرارت پر اڑے ہوئے تھے۔ تو انہیں اسی وقت گرفتار کر لیا جاتا۔ اور ان پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر سزا دلاتے۔ تا انہیں مزید شرارت کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور نہایت ہی ظالمانہ طریق سے لاش کی بے حرمتی کرکے لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو زخمی کرنے کے مرتکب نہ ہو سکتے۔ لیکن اگر حکام نے اس وقت ایسا نہ کیا۔ تو پھر اس شرارت کے انتہا تک پہنچ جانے کے بعد یعنی قبر اکھیڑ کر اور تابوت توڑ کر لاش کو جلانے پر تو ضرور قانون کو حرکت دینی چاہیئے تھی۔

سنگین حادثات ہمیشہ مجرم ایسے ہی اوقات میں اور ایسے ہی مقامات میں کیا کرتے ہیں۔ جہاں انہیں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ لیکن باوجود اس کے پولیس ان کا سراغ لگانا ضروری سمجھتی ہے۔ اور مجرموں کو سزا دلاتی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ محض اس وجہ سے اتنے بڑے سنگین حادثہ کے متعلق کوتاہی سے کام لیا جائے۔ جو رات کے اندھیرے میں اور آبادی سے باہر قبرستان میں وقوع پذیر ہوا۔ حالانکہ یہ حادثہ مجرمین نے چھپ چھپا کر نہیں کیا بلکہ کئی دن کے شور و شر اور کھلم کھلا دھمکیوں اور انتہائی اشتعال انگیزیوں کے بعد کیا اور پہلے سے اعلان کر دینے کے بعد کیا۔ ان حالات میں ذمہ وار حکام کا فرض ہے کہ مجرمین کو قانونی گرفت میں لانے کے لئے پوری پوری سرگرمی سے کام لیں۔ اگرچہ یہ حادثہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے احمدیت کی تاریخ میں پہلا نہیں لیکن شدت ظلم کے لحاظ سے یقیناً پہلا ہے۔ اگر اس کے مجرمین بھی قانون کی گرفت سے بچ گئے۔ تو اس سے جہاں ذمہ وار افسروں کی قابلیت پر حرف آئیگا۔ وہاں امن شکن اور فتنہ پرداز لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر ظلم وستم کرنے کا موقعہ بہم پہنچ جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ دوسرے مقامات پر بھی اس کا اعادہ ہو۔ اگر یہ خدشہ حقیقت میں تبدیل ہونے لگا۔ تو اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے کوئی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ ہوگا۔ اور یہ صورت حالات یقیناً حکومت اور اسکے مقامی افسروں کے لئے خوشگوار نہ ہوگی۔

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مُردوں کی ہتک کرنے والے اور اسے نہایت ہی شرمناک حد تک پہنچانے والے قطعاً شریف انسان نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ کام انتہا درجہ کے کمینہ اور رذیل لوگوں کا ہے خواہ وہ بظاہر اپنے آپ کو کچھ ہی سمجھتے ہوں۔ اور اس طبقہ کے لوگ اپنی شرارت اور کج روی سے اس وقت تک باز نہیں آسکتے۔ جب تک انہیں باز رہنے کے لئے مجبور نہ کر دیا جائے۔ اور یہ صورت یا تو قانون کے ذریعہ پیدا کی جا سکتی ہے یا پھر انتہائی قربانی پیش کر دینے سے۔ اور اگر قانون نے اس بارے میں اپنے آپ کو غیر مؤثر اور بے بس پایا۔ اور ذمہ وار افسر اپنی قابلیت ختم سمجھ بیٹھے۔ تو جماعت احمدیہ کو اپنی عزت اور آبرو اور اپنے دینی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ظلم وجبر برداشت کرنے کے لئے خود سینہ سپر ہونا پڑے گا۔

پیشتر اس کے کہ ایسی حالت پیدا ہو۔ ہم حکومت پنجاب اور ضلع گجرات کے ذمہ وار افسروں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس ظلم وستم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کریں۔ تاکہ یہ ظلم مزید وسعت اختیار کر کے صوبہ کے امن وامان کو غارت کرنے کا موجب نہ بن سکے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندوستان کی ایک ریاست میسور میں شموگہ کے مقام پر ایک احمدی خاتون کی تدفین میں فتنہ پردازوں نے اسی طرح رکاوٹ پیدا کی تھی۔ جسطرح جلال پور جٹاں میں کی گئی۔ اس جرم میں ان کے سرغنوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور عدالت نے سب کو دو دو ماہ قید سخت کی سزا دی۔ جسے عدالت بالا نے بھی بحال رکھا۔ ہندوستان کی ایک دور افتادہ ریاست میں جہاں احمدی نہایت ہی قلیل تعداد میں ہیں۔ اگر ایک احمدی خاتون کی لاش کے صرف دفن ہونے میں مزاحمت کرنے والوں کو سزا دی جا سکتی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب میں جہاں احمدیت کا مرکز ہے۔ جہاں احمدیوں کی خدا کے فضل سے کافی تعداد ہے۔ جہاں صوبہ میں قیام امن کے متعلق احمدیوں کی نہایت شاندار خدمات ہیں۔ جہاں سے احمدیوں نے موجودہ جنگ میں اتنے نوجوان پیش کئے ہیں کہ اس نسبت سے کسی اور جماعت نے قطعاً پیش نہیں کئے۔ وہاں ایک احمدی خاتون کی لاش کو ۱۲ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک رکے رکھنے پھر اسکی قبر کو اکھیڑ ڈالنے اور لاش کو آگ لگا دینے والوں کو اگر پوچھا بھی نہ جائے۔ تو یہ کس قدر اندھیر ہوگا۔ ہمیں توقع ہے

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

رمضان المبارک میں نماز تراویح کا انتظام

رمضان المبارک کے مہینہ میں قادیان کی مختلف مساجد میں نماز تراویح کا حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے مسجد مبارک میں سحری کے وقت اور دوسری مساجد میں عشاء کے بعد نماز تراویح ہوا کرے گی قادیان کے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔ گو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تہجد کے نوافل میں بھی ناغہ نہ ہو۔

مسجد مبارک	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	مسجد اقصیٰ	حافظ عنایت اللہ صاحب
مسجد دارالرحمت	حافظ صوفی غلام محمد صاحب	مسجد دارالعلوم	حافظ ابی ذر صاحب
مسجد دارالفضل	حافظ محمد اعظم صاحب	مسجد دارالبرکات	حافظ قادر بخش صاحب
مسجد ناصر آباد	حافظ بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری		

(ناظر تعلیم و تربیت)

مسلم لیگ میں شمولیت سے کسی احمدی کو منع نہیں کیا گیا

بعض ہندو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ قادیان سے ایک خفیہ سرکلر احمدیوں کو بھیجا گیا ہے کہ کوئی احمدی مسلم لیگ کا ممبر نہ بنے۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کوئی سرکلر خفیہ یا علانیہ جاری نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ کسی فرد کو بھی یہ بات نہیں کہی گئی۔ بخلاف اس کے بعض افراد کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ لیگ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی اس قسم کی بے بنیاد اور سرتاپا غلط خبر ہے جس قسم کی اور بے بنیاد خبریں آجکل بعض اخبارات ہمارے خلاف شائع کر رہے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳۲۳ھ ش

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ اخاء ۱۳۲۳ھ ش کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس موقعہ پر مجلس کو کافی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جن کے پورا کرنے کے لیے مجلس عاملہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال سے موازی ۸ ر فی رکن چندہ سالانہ اجتماع مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ ہر خادم کے لئے ادا کرنا لازمی ہے۔ قائدین و زعمائے کرام کو بہت عرصہ پہلے اس کی وصولی کے لئے لکھا گیا تھا۔ لیکن اس وقت تک سوائے چند ایک مجالس کے کسی نے بھی اس اہم کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ اب چونکہ سالانہ اجتماع قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ اور انتظامات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے، لہذا جملہ قائدین و زعماء حضرات اراکین سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ چندہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ ر تبوک تک وصول ہو جانا لازمی ہے۔ تاکہ ضروری اخراجات آسانی سے ادا کئے جاسکیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صاحبزادی امۃ الوکیل کیلئے درخواست دعا

امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کو لاہور سرگنگا رام ہسپتال کے پرائیویٹ روم نمبر ۲۵ میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ کرنل بھروچہ نے دیکھ کر کہا ہے۔ کہ دو روز زیر غور رکھنے کے بعد اپریشن کا فیصلہ کرونگا کمزوری بہت ہے۔ اور جلد جلد دورے پڑتے ہیں۔ اور حالت فکر پیدا کر رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

رمضان میں ذاتی امانت کے لین دین کا وقت

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بوجہ رمضان المبارک صیغہ امانت میں ذاتی امانت کا لین دین دس بجے صبح سے ایک بجے تک ہوا کرے گا۔ البتہ چندہ کی رقوم دو بجے تک وصول کی جائیں گی (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جلال پور جٹاں کے شرمناک ظلم و ستم کے متعلق احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب پلیڈر امیر جماعت ۱۶ ر اگست کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ کا یہ جنرل اجلاس موضع جلالپور جٹاں ضلع گجرات (پنجاب) کے معاندین احمدیت کے اس حد سے گذرے ہوئے شرمناک اور حیاء سوز فعل پر سخت رنج اور غصہ کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے ایک فوت شدہ احمدی خاتون کی مدفون نعش کے ساتھ روا رکھا۔ کہ قبر کھود کر اور تابوت توڑ کر خشک ٹہنیاں اور بوسیدہ چٹائیاں ڈال کر نذر آتش کر دیا۔ جس سے کفن اور اس کے بعض اعضاء جل گئے۔ ان کے اس ننگ انسانیت فعل پر ہر احمدی کا دل دردمند اور زہرہ آب آب ہے۔ یہ اجلاس جہاں وارثین میت کو اس مصیبت عظمیٰ پر صبر کی تلقین کرتا ہے وہاں عمال حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس لاش کی بے حرمتی پر اکسانے والے ظالم ملّا اور اسکے ظالم ہمنواؤں کو قرار واقعی سزا دے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے ساتھ آئے دن جو اس قسم کے مظالم ایسے ظالموں کے ہاتھوں ہوتے رہتے ہیں انکا انسداد کرے۔ کہ اب ظلم انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات۔ جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس گجرات۔ اخبار "الفضل" قادیان۔ نیز بخدمت اقدس حضرت امامنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ارسال کی جائیں۔ صاحب دین سیکرٹری امور عامہ و خارجہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ قادیان کا پُرزور احتجاج

قادیان ۲۰ ر اگست۔ آج بعد نماز عصر جماعت احمدیہ قادیان کا ایک عظیم الشان اجلاس مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوت و تبلیغ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے تقریر کی جس میں اس المناک واقعہ کا ذکر کر کے مسلمانوں کی اخلاقی اور مذہبی پستی پر اظہار افسوس کیا۔ اور حکام کو توجہ دلائی کہ وہ ظالموں کے خلاف مؤثر کارروائی کریں تا آئندہ جماعت احمدیہ پر ایسا ظلم نہ ہونے پائے۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ مخالف ہماری کمزوری اور امن پسندی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہمیں تکالیف پہنچاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے سالانہ جلسہ پر لاؤڈ سپیکر لگا کر ہمارے مرکز میں ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ اور اب جلالپور جٹاں میں جو کچھ ہوا یہ تو ظلم کی انتہا ہے۔ حکام کو اپنی فرض شناسی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیئے جنکا سراغ لگانا حالات پیش آمدہ کے پیش نظر کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس کے بعد مولوی قمر الدین صاحب نے ایک ریزولیشن پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوا۔ اور مولوی عبد الرحمن صاحب جنرل پریذیڈنٹ نے یہ تحریک پیش کی کہ اس کی نقول گورنر پنجاب وزیر اعظم۔ حکام ضلع گجرات، اور پریس کو بھیجی جائیں۔ ایک دوست نے یہ ترمیم پیش کی کہ نہ صرف گورنر پنجاب بلکہ وائسرائے اور دیگر صوبوں کے گورنروں اور وزراء کو بھی بھیجی جائیں۔ یہ ریزولیشن معہ ترمیم متفقہ طور پر پاس ہوا۔ اور جلسہ دعا کے بعد ختم کیا گیا

درخواست ہائے دعا

(۱) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ بمبئی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ قبل از وقت پیدائش ہو گئی۔ لڑکا ۵ گھنٹے زندہ رہا۔ بیوی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

۲- شیخ بدر الدین صاحب اور ان کے لڑکے پر مخالفین نے ایک جھوٹا مقدمہ بنا رکھا ہے۔

۳- مولوی سراج الدین صاحب مبلغ کا چھوٹا بھائی محمد احمد ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ اس کے بیوی اور بچے بھی بیمار ہیں۔

۴- چودہری منظور احمد صاحب میدان جنگ سے جلد سلامتی واپسی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

91

مغربیّت اور کموڈ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

"الفضل" ۱۲ اگست ۱۹۴۴ء میں خاکسار نے مغربیت کے متعلق بعض باتیں لکھی تھیں۔ جو ہندوستان والوں کے لئے مغربیت کا نشان سمجھی جاسکتی ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے کے بعد ایک شادی کی ایک تقریب میں میرے ایک عزیز دوست جو خوش قسمتی سے ڈاکٹر بھی ہیں۔ مجھے ملے اور ملتے ہی یہ شکوہ کیا۔ کہ آپ نے کموڈ کو باوجود اس کے ایک نہایت صاف مفید صحت چیز ہونے کے مغربیت کی ذیل میں لاکر ناحق کوسا ہے۔ میں اس حصہ کا قائل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ انہوں نے پرزور الفاظ میں کموڈ کے فضائل بیان کرنے شروع کئے۔ میں نے عرض کیا کہ خاکسار نے تو "کموڈ کے دائمی اور مستقل استعمال" کو مغربیت کی علامت بتایا ہے۔ نہ کہ اتفاقی اور ہنگامی استعمال کو۔ مگر وقت چونکہ تنگ تھا۔ اور تقریب میں حصہ لینا ضروری تھا۔ اس لئے اس پر مفصل تبادلہ خیالات نہ ہوسکا۔ اس کے بعد وہ عزیز جلد قادیان سے تشریف لے گئے۔ اب میں ان کی خاطر اور ان جیسے خیالات رکھنے والے دیگر احباب کی خاطر اس مضمون کو ذرا تفصیل سے لکھتا ہوں۔ کہ کیوں میں نے کموڈ کے دائمی اور مستقل استعمال کو مغربیت کی ایک علامت قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ محض مغرب والوں کی نقل ہے۔ اور اسکے نقصانات مسلمانوں کے لئے ظاہر اور ثابت ہیں۔ شرعی طور پر بھی اور حفظان صحت کے مخالف ہونے کی وجہ سے بھی۔ اور چونکہ عوام الناس ان نقصانات سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے وہ بھی ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ میری طبیعت بسبب بیماری کے مفصل مضمون لکھنے کی متحمل نہیں۔ اس لئے نہایت مختصر طور پر اس بات کو بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔

صحت کے متعلق نقائص

(۱) پہلا نقص یہ ہے کہ کموڈ کے استعمال کرنے والے لوگ فتق یعنے ہرنیا (Hernia) کی بیماری میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رفع حاجت کے لئے اکڑوں نہیں بیٹھتے اکڑوں بیٹھنے سے انسان کی رانیں اسکے پیٹ کے آگے بطور دیوار اور سہارے کے کھڑی ہوجاتی ہیں۔ اور فتق والے سوراخ اس وجہ سے بند رہتے ہیں۔ چنانچہ سرجری یعنی جراحی کی اکثر کتابوں میں فتق کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ اکڑوں بیٹھ کر رفع حاجت کرنے والی اقوام میں فتق بہ نسبت دوسری اقوام کے بہت کم پایا جاتا ہے۔ اور اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ کموڈ نہیں استعمال کرتے۔ مثلاً Rose & Carless کی مشہور سرجری میں یہ فقرے موجود ہیں۔

In uncivilised races where defaecation is performed in squatting posture the lower part of the abdomen is supported by the flexed thighs and Hernia is very uncommon.

(۲) بعض اوقات کموڈ کی وجہ سے بعض متعدی جلدی امراض سرین کے قریب پیدا ہوجاتے ہیں۔ کموڈ میں بیٹھنے والا سوراخ لکڑی کا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ صاف نہیں رہ سکتا۔ اور اگر اس چوبیں حصہ پر کسی مریض کے زخم کا چیپ لگ جائے تو دوسرے لوگ بیمار ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثالیں دورہ کرنے والے سرکاری افسروں میں متعدد دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ایسے افسران ڈاک بنگلوں کے کموڈوں سے بعض دفعہ خارش یعنے کھجلی کا تحفہ لے آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ پھنسیوں یا متعدی قسم کے اگزیما کا حتیٰ کہ ممکن ہے۔ کہ بعض خبیث بیماریاں بھی اس طرح ایک مریض سے تندرست آدمی میں منتقل ہوجائیں۔

(۳) تیسرا نقص یہ ہے کہ کموڈ پر چونکہ آدمی آرام سے دیر تک بیٹھ سکتا ہے۔ برخلاف اکڑوں بیٹھ کر رفع حاجت کرنے والے کے۔ اس لئے بعض لوگ جو وقت کی قدر و قیمت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ کموڈ پر بیٹھے بیٹھے کتابیں اور اخبار اور دفتر کے فائل پڑھا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ تو عادۃً سارا روزانہ ٹریبیون یا ڈیلی سول ملٹری گزٹ پڑھ کر ہی کموڈ سے اٹھتے ہیں۔ اس طرح زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے کی وجہ سے قبض اور بواسیر وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اکڑوں بیٹھتے تو ٹانگیں تھک جانے کی وجہ سے بہت جلد فراغت حاصل کر لیتے کیونکہ اکڑوں بیٹھنے والے کے جسم کا کوئی حصہ سوائے جوتیوں کے تلوں کے کسی چیز کو نہیں لگتا۔ اور اس کا سارا بوجھ اسکے پیروں کو اٹھانا پڑتا ہے۔

شرعی ناپاکی

علاوہ حفظان صحت کے ان نقائص کے کموڈ کا استعمال جب تک کہ خاص خاص احتیاط نہ کی جائے۔ شرعی ناپاکی کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔ بلکہ اکثر ہوتا ہے۔

(۱) کموڈ پر بیٹھ کر رفع حاجت کرنے والے کی پیشاب کی دھار بعض اوقات کموڈ یا اسکے برتن کے کنارہ پر زور سے لگ کر چھینٹے اڑاتی ہے۔ اور رانوں کے نچلے حصہ کو ناپاک کرسکتی ہے۔

(۲) چونکہ کموڈ پر آبدست کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے لوگ دو فریق میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ ایک فریق وہ ہے جو نمازی ہے اور طہارت کا خیال رکھتا ہے۔ وہ کموڈ کے آگے ہی نیچے اتر کر آبدست کرتا ہے۔ لیکن نیچے اترنے میں اکثر اوقات پیشاب کا قطرہ پاجامہ یا پتلون کے کسی حصہ کو ناپاک کر دیتا ہے۔ دوسرا فریق بالکل انگریزی طریقہ استعمال کرتا ہے۔ یعنی کاغذ سے برائے نام طہارت کرکے پھر پانی سے بھری ہوئی ٹب میں گھس جاتا ہے۔ جس سے آپ ان کی نفاست اور پاکیزگی کا اندازہ خود کرسکتے ہیں۔

ان وجوہ کی بناء پر ہی میں نے لکھا تھا۔ کہ کموڈ کا باقاعدہ استعمال مغربیت ہے۔ اور محض یورپ کی نقل ہے۔ طہارت شرعی کے ساتھ اس کا نباہ مشکل ہے۔ اور جو امراض رہے سو مزید برآں

طہارت کا خیال رکھنے والے مسلمانوں کو بجائے کموڈ کے ایسی چوکیاں استعمال کرنی چاہئیں۔ جن کے اندر پچھلی طرف کموڈ والا برتن یعنی پاٹ رکھا جاسکتا ہے اور ان پر ڈھکن بھی ہوتا ہے۔ اور اگلی طرف طہارت یعنی آبدست کرنے کا حصہ بھی موجود ہوتا ہے۔ آجکل قادیان میں ایسی چوکیوں کا استعمال عام ہے۔ ان میں کموڈ والی صفائی بھی ہے۔ اور وہ ان تمام نقائص سے بھی پاک ہیں جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ انگریزی طرز کا کموڈ عادۃً اپنے استعمال میں رکھنا محض ایک کورانہ تقلید ہے اور اسی بناء پر اس عادت کو مغربیت کی ایک علامت لکھا گیا تھا۔

برطانیہ میں قرآن کریم کے نسخوں کی غیر معمولی مانگ

ایک بنگالی مسلم آرگن "روزنامہ آزاد" ۲۲ جون ۱۹۴۴ء کی اشاعت میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے لنڈن ۱۹ جون۔ انگلستان میں قرآن کریم اور اسکے انگریزی تراجم کے نسخوں کی مانگ اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ مختلف پبلشروں اور کتب فروشوں کے پاس خریداری کی پیہم درخواستیں بے نتیجہ ثابت ہورہی ہیں۔ چنانچہ خریداروں نے قاہرہ کے ناشرین کو لکھا ہے۔ کہ برطانیہ میں قرآن کریم اور اسکے انگریزی تراجم مہیا کریں۔ خریداروں میں طلباء ہندوستانی اور ترک سپاہی مکینکس نیز مسلم کلچر کے برطانی مداح بھی شامل ہیں۔

مسٹر ایچ۔ بی ناٹ سمتھ نے جو اسی نام کی ایک فرم کے مالک ہیں۔ جو گزشتہ صدیوں سے مشرقی لٹریچر کی اشاعت کے لئے خاص طور پر شہرت حاصل کرچکی ہے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ مانگ برطانیہ تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہر جگہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کے مطالعہ کا شوق بڑھ رہا ہے۔ اور یہی نائیجیریا۔ برٹش ایسٹ افریقہ۔ امریکہ اور بعض دیگر ممالک

کیا مولوی محمد علی صاحب غلط رہنما ہیں یا الزام واپس لینگے

کیا مولوی محمد علی صاحب سرسراوے نے والزام واپس لینگے

اخبار "الفضل" ۱۳ راگست ۱۹۴۴ء میں یہ بوضاحت بتایا گیا ہے۔ کہ جس شعر کے مفہوم کو مولوی محمد علی صاحب نے بایں الفاظ " اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں۔" (پیغام صلح نمبر ۳۰-۲ راگست ۱۹۴۴ء) بگاڑ کر خلافتِ ثانیہ کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پڑھی گئی۔ اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب اور اعوانہم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ سُن رہے تھے۔ اور اگر وہ اس سے بوجہ مرورِ زمانہ انکار کریں۔ تو یہ نظم "بدر" میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اسوقت "بدر" کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں "الفضل" کی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں۔ کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاکم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا۔ کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوریٔ ایمان و قلتِ عرفان کا ثبوت دیتا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اسوقت اس شعر کے وہی معنے سمجھے گئے۔ جو خطبہ الہامیہ کی عبارت کے ہیں۔ اور جو "الفضل" میں معہ ترجمہ شائع کئے جا چکے ہیں۔

اسکے بعد کسی غیر احمدی اخبار نے بھی کچھ نہیں لکھا۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب جب قادیان آتے۔ تو حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کے ساتھ ہی مجھ سے بھی ملتے رہتے بلکہ میرے کمرے میں بوجہ بدر کے کاروبار کے آکر بیٹھ بھی جاتے خواجہ صاحب نے مجھے کہا۔ کہ میں حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا ہوں۔ آپ اس میں شریک ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ہم نے ع

بدہ از چشم خود آبے درختانِ محبت را

نظم کا ترجمہ اردو شعروں میں کیا۔ ابتدائی زمانہ تھا۔ اور میری طبیعت بھی حاضر رہتی۔ کئی شعر فی البدیہہ ہوتے اور خواجہ صاحب احسنت و مرحبا کر کے لکھ لیتے۔ دیر جو ہوئی۔ تو مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اور خواجہ صاحب سے شکوہ کیا۔ کہ کام ضروری تھا۔ اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ پھر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔

اس واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا۔ کہ گو میری ابتدائی عمر تھی۔ مگر یہ معزز احباب میرے پاس بیٹھنے اور آنے جانے سے احتراز نہیں کرتے تھے۔ اور کچھ تکلف درمیان میں نہ تھا۔ اگر کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا۔ تو مجھے کہہ سکتے تھے۔ مفتی صاحب سے کہکر اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا مجھے تنبیہ کرا سکتے تھے۔ خیر یہ تو ہوا میری نسبت۔ جہاں تک مجھ سے تعلق ہے مگر یہ ثابت اور معلوم ہونے کے باوجود کہ اسوقت برسرِ کار یہ لوگ تھے جو اب "پیغام صلح" سے متعلق ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ ان پر ۳۸ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں۔ کہ آپ کی تعلیم کے نتیجہ میں یہ شعر کہا گیا۔ حالانکہ یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا۔ اور ان کو سنا بھی دیا گیا۔ اور چھاپا بھی گیا۔ پس کیا مولوی محمد علی صاحب تسلیم کریں گے۔ کہ الزام لگانے میں وہ حق بجانب نہیں ہیں۔ اور صفائی کے ساتھ اسے واپس لینگے جس کے نیچے دراصل وہ خود آتے ہیں؟ بینوا و توجروا

یہ معمہ کوئی حدیث العہد حل نہیں کر سکتا۔ اور نہ شیخ انعام الحق حل کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے بارے میں اپنی علمی رائے دے کر اپنی حیثیت اور درایت فہم واضح کر چکے ہیں اور نہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا منصب ہے کیونکہ وہ اس وقت طالب علم ہائی سکول کے تھے ؎ داستانِ عہدِ گل را بشنو یداز عندلیب

زاغ و بوم آشفتہ تر گویند ایں افسانہ را

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی فہرست

(واقفین جائیداد و آمد کی چھٹی فہرست)

۳۵۱ - ماسٹر عبدالخالق صاحب ہوسٹل تحریک جدید قادیان
۳۵۲ - بشیر احمد صاحب شاد قادیان ساری زمین
۳۵۳ - علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد تین ہزار روپیہ
۳۵۴ - فضل الہ دین صاحب " تین ہزار روپیہ
۳۵۵ - فاطمہ بیگم زوجہ سیٹھ فضل الہ دین صاحب سکندر آباد تین ہزار روپیہ
۳۵۶ - صدر دین صاحب لاہور ساری جائیداد
۳۵۷ - مرزا رشید احمد صاحب قادیان ساری جائیداد
۳۵۸ - سلطان احمد خانصاحب " ماہوار تنخواہ
۳۵۹ - امۃ الحفیظ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے قادیان پچیس روپیہ ۲۵ سالانہ
۳۶۰ - مبارکہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب قادیان ایک کنال زمین
۳۶۱ - امۃ السعید " " ایک سو روپیہ
۳۶۲ - صادقہ پروین " " ایک سو روپیہ
۳۶۳ - مسعود احمد ناصر الدین صاحب قادیان ایک سو روپیہ
۳۶۴ - سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ خان عبداللہ خانصاحب قادیان بائیس گھماؤں زمین
۳۶۵ - فتح خاں صاحب نمبردار سرگودہا ساری جائیداد
۳۶۶ - محمد عبداللہ صاحب " جائیداد کا ¼ حصہ
۳۶۷ - محمد یوسف صاحب سندھ ساری تنخواہ و تین ہزار روپیہ
۳۶۸ - سارہ بیگم اہلیہ محمد صدیق صاحب قادیان - دو سو چالیس ۲۴۰ روپیہ
۳۶۹ - اللہ دتہ صاحب شیخوپورہ گیارہ سو روپیہ
۳۷۰ - چوہدری محمد شریف صاحب حیدر آباد سندھ۔ تنخواہ ایک ماہ (507/4/9)
۳۷۱ - سید اختر احمد صاحب پٹنہ تنخواہ ایک ماہ
۳۷۲ - ملک نیاز محمد صاحب منٹگمری
۳۷۳ - ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان چار کنال زمین
۳۷۴ - ملک برکت اللہ صاحب جمعدار قادیان تنخواہ
۳۷۵ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان مملوکہ اشیاء
۳۷۶ - نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۷ - نعمت اللہ بیگم صاحبہ دختر حکیم دین محمد صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۸ - حکمت اللہ بیگم صاحبہ " " آمد ماہوار (اندازاً بیس روپے)
۳۷۹ - عزیزہ بیگم صاحبہ زیور وغیرہ (اندازاً دو صد روپیہ)
۳۸۰ - حفیظہ بیگم صاحبہ آمد ماہوار (اندازاً پانچ روپیہ)
۳۸۱ - نذیر احمد صاحب شیخوپورہ آمد ایک ماہ
۳۸۲ - محمد عثمان صاحب محلہ دارالرحمت قادیان تنخواہ تین ماہ
۳۸۳ - شریف احمد صاحب باجوہ نصف مربعہ زمین
۳۸۴ - حیدر علی صاحب حیدر آباد دکن مکان و زمین
۳۸۵ - اہلیہ حیدر علی صاحب " دو مکان
۳۸۶ - امۃ الحی و امۃ السلام دختران حیدر علی صاحب حیدر آباد دکن پچاس روپیہ
۳۸۷ - مرزا احمد بیگ صاحب امرتسر ایک مکان
۳۸۸ - ظہور حسین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ قادیان - زمین و پراویڈنٹ فنڈ
۳۸۹ - سید شرافت حسین صاحب دہلی ایک کنال زمین -
۳۹۰ - محمد انور حسین صاحب وکیل امرتسر تین لاکھ تریپن ہزار روپیہ کی جائیداد
۳۹۱ - محمد جلال الدین صاحب لائل پور زمین و مکان
۳۹۲ - عبدالغنی خانصاحب ہوشیار پور ساری جائیداد
۳۹۳ - عبدالحمید صاحب سندھ جائیداد (مالیت ڈیڑھ ہزار)
۳۹۴ - بشیر احمد صاحب چغتائی ٹاٹا نگر تنخواہ ایک ماہ زمین دو ہزار روپیہ
۳۹۵ - عبدالقدیر صاحب "
۳۹۶ - عبدالمجید صاحب "
۳۹۷ - عبدالقیوم صاحب "
۳۹۸ - عزیز اللہ صاحب "
۳۹۹ - سید ہمام الدین صاحب "
۴۰۰ - محمد سلیمان صاحب "
۴۰۱ - مبارک علی صاحب دارالرحمت قادیان تین صد روپیہ
۴۰۲ - نور محمد صاحب ملتان امانت و جائیداد
۴۰۳ - محمد علی صاحب اظہر قادیان مکان و زمین
۴۰۴ - نور الدین صاحب ذیلدار معہ دو اہلیہ منٹگمری ساری جائیداد
۴۰۵ - غلام رسول صاحب منٹگمری مکان و زمین و یکصد روپیہ
۴۰۶ - محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دکن ساری جائیداد

۴/۷ مولوی سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن ۔ جائیداد مالیتی نو سو پچاس روپے و آمد تین ماہ
۴/۸ نواب اکبر یار جنگ بہادر ” جائیداد و آمد تین ماہ
۴/۹ محمود احمد صاحب ” ایک ہزار آٹھ سو پینتیس روپیہ
۴/۱۰ حبیب اللہ خان صاحب ” پانچ سو اسی روپیہ
۴/۱۱ سید محمد حبیب اللہ صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۱۲ محمد عبدالرشید خان صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۱۳ محمد موسیٰ خان صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۱۴ عبدالقادر صاحب صدیقی ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۱۵ محمد عبدالجلیل صاحب فیضی ” دو ماہ کی آمد
۴/۱۶ غلام حسن خان صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۱۷ محمد عثمان صاحب ولد شیخ داؤد صاحب ” پنشن ایک ماہ
۴/۱۸ سید عبدالغنی صاحب وکیل ” آمد ایک ماہ
۴/۱۹ مرزا امیر بیگ صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۰ محمد اسحٰق صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۱ مولوی محمد عمر صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۲ احمد [illegible]ن خان صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۳ سیٹھ سید جعفر صاحب ” تنخواہ دو ماہ
۴/۲۴ عبدالستار صاحب فاروقی ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۵ محمد اسمٰعیل خان صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۶ کمال الدین احمد صاحب ” تنخواہ ایک ماہ
۴/۲۷ مومن حسین صاحب ” آمد دو ماہ
۴/۲۸ محمد امام غوری صاحب ” تنخواہ دو ماہ
۴/۲۹ محمد اسمٰعیل صاحب ابن محمد حسین صاحب ” جائیداد
۴/۳۰ نور محمد صاحب گوجرانوالہ ساری جائیداد
۴/۳۱ سردار حسین شاہ صاحب ۔ قادیان جائیداد مالیتی چودہ ہزار روپیہ
۴/۳۲ منشی سلطان عالم صاحب گورنمنٹ گجرات ” ” چھ ہزار
۴/۳۳ کرامت اللہ صاحب انبالہ شہر ” ” چھ ہزار
۴/۳۴ شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ ایک مکان
۴/۳۵ ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب کوئٹہ دو ماہ کی تنخواہ
۴/۳۶ خواجہ عبدالکریم صاحب خالد قادیان ۔ ایک ماہ کی تنخواہ
۴/۳۷ بابو عبدالوحید خان صاحب کوئٹہ تین ” ” ”
۴/۳۸ منشی عبدالاحد صاحب ” ایک ” ” ”
۴/۳۹ خواجہ نذیر احمد صاحب ” ایک ” ” ”
۴/۴۰ میاں کریم بخش صاحب ڈار ” تین ” ” ”
۴/۴۱ میاں محمد سعید صاحب ” ایک ٹکڑا زمین
۴/۴۲ مرزا محمد فاضل صاحب ” ۱/۲ ماہ کی تنخواہ
۴/۴۳ سید قربان حسین شاہ صاحب ” ۱ ” ” ”
۴/۴۴ میاں محمد یوسف صاحب ” ۳ ” ” ”
۴/۴۵ شیخ فضل حق صاحب ” ایک صد روپیہ
۴/۴۶ محمد سلطان صاحب ملتان ساری جائیداد
۴/۴۷ کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ مکان کا اپنا حصہ
۴/۴۸ فضل الٰہی صاحب گجرات ساری جائیداد
۴/۴۹ محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری ۱۰۳ گھماؤں زمین
۴/۵۰ چوہدری محمد شفیع صاحب سیالکوٹ زمین مالیتی بیس ہزار روپیہ
۴/۵۱ غلام حسین صاحب دارالفضل قادیان زمین کا ۱/۲ حصہ
۴/۵۲ خیرالدین و نور محمد صاحبان ” ساری زمین
۴/۵۳ ملک عبدالغنی صاحب سہیرال ساری جائیداد
۴/۵۴ محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی قادیان ایک مکان ۔ ایک کنال زمین
۴/۵۵ خلیل احمد صاحب دوکاندار ” ایک مکان
۴/۵۶ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار لاہور جائیداد مالیتی ایک ہزار روپیہ
۴/۵۷ فضل محمد صاحب دکاندار قادیان ایک مکان
۴/۵۸ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہنواز صاحب ساری جائیداد
۴/۵۹ حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیان ساری جائیداد و آمد
۴/۶۰ عبداللطیف صاحب بہاولپوری ” جائیداد قیمتی ۲ ہزار روپیہ
۴/۶۱ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ” ایک مکان
۴/۶۲ محمد حیات صاحب سرگودھا ساری زمین
۴/۶۳ خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب قادیان جائیداد مالیتی چالیس ہزار روپیہ
۴/۶۴ صادقہ بنت مولوی خیرالدین صاحب مرحوم زیور ۔ مکان کا حصہ
۴/۶۵ آمنہ بیگم ” ” ” ” ” ” ایک مکان
۴/۶۶ سعید احمد صاحب ابن ” ” ” ” ” ایک مکان
۴/۶۷ فضل دین صاحب ولد نور محمد صاحب مرحوم ” مکان کا اپنا حصہ
۴/۶۸ محمد یعقوب صاحب ” ” ” ” ”
۴/۶۹ محمد یوسف صاحب ” ” ” ” ”
۴/۷۰ محمود احمد صاحب ” ” ” ” ”
۴/۷۱ داؤد احمد صاحب ” ” ” ” ”
۴/۷۲ شیر علی صاحب ہائی سکول قادیان ساری جائیداد اور آمد

حصہ وصیت میں اضافہ

جیسا کہ پہلے کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کم از کم وصیت ہے ۔ دوستوں کو جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی وہ وصیت کریں ۔ اور جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہو ۔ وہ اپنی وصیت میں اضافہ فرمائیں ۔ چوہدری سعدالدین صاحب موصی ۲۸/۲۵ اے ۔ ڈی ۔ آئی گوجر خان نے پہلے ۱/۸ کی وصیت کی ہوئی تھی اب انہوں نے ۱/۴ کی وصیت کر دی ہے ۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

ترسیل چندہ کے متعلق اعلان

بعض احباب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو چندہ بھیجنے کی بجائے صدر انجمن کے دیگر صیغہ جات میں بھیج دیتے ہیں ۔ چنانچہ حال ہی میں ایک صاحب نے چندہ عام کی رقم ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے نام ارسال کر دی ہے ۔ جو کہ خلاف قاعدہ ہے ۔ آئندہ کے لئے تمام احباب نوٹ فرمائیں کہ چندہ کی ہر قسم کی رقم مقامی جماعت کی معرفت محاسب صاحب کے نام آنی چاہیئے ۔ والسلام

ناظر بیت المال

فوجی افسروں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لیفٹیننٹ یا اس سے اعلیٰ عہدہ میں بھرتی ہوئے ہوں ۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں ۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے ۔ کہ ان کے موجودہ ایڈرسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں ۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے ۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں ۔

ناظر بیت المال

شعبہ رشتہ و ناطہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

شعبہ ہٰذا شکل و صورت میں ۱۹۳۵ء سے قائم کیا گیا ہے ۔ مگر بوجہ اس کے کہ اس میں ہمیشہ آنریری کام کرتے تھے ۔ جو کہ پورا وقت دے سکتے تھے ۔ اور نہ ہی مستقل طور پر اس شعبہ میں کام کرنے کی توفیق مل سکی ۔ اس شعبہ کا کام ادھورا رہا ۔ سال رواں کے بجٹ میں انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ کی اسامی کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اور ایک ماہ سے مکرمی سید محمد اشرف صاحب کو جنہیں اکثر احباب جانتے ہوں گے ۔ عارضی طور پر بطور تجربہ اس شعبہ میں لگایا گیا ہے ۔ سید صاحب موصوف نے شکایت کی ہے کہ رشتہ و ناطہ کے بارے میں احباب کی درخواستوں پر نظارت کی طرف سے جو خط و کتابت گزشتہ ایک ماہ میں ہوئی اس میں اکثر احباب نے جواب نہیں دیا ۔ اور یہ کہ ان دوستوں کی طرف یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے ۔ احباب آئندہ اس بات کو ملحوظ رکھیں ۔ کہ ایک یاد دہانی کے بعد یہ سمجھا جائے گا کہ وہ رشتہ کے بارے میں مزید کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتے ۔ ایسی درخواستیں داخل دفتر کر دی جائیں گی ۔ کم از کم احباب کی طرف سے یہ تو اطلاع آنی چاہیئے ۔ کہ ان کو نظارت کی چٹھی مل گئی ہے ۔ اور یہ کہ اس بارے میں ان کی کیا رائے ہے ۔ جب تک احباب کی طرف سے تعاون نہیں ہوگا ۔ کام نہیں چل سکتا ۔ ناظر امور عامہ

چند غلطیوں کی اصلاح

۱۳ اگست کے پرچے میں جناب سید احمد علی صاحب کا جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں کتابت کی چند غلطیاں رہ گئی ہیں ذیل میں ان کی اصلاح درج کی جاتی ہے

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	۷	صاحبزادہ صاحب نے اقرار کیا کہ وہ مامور ہیں	صاحبزادہ صاحب نے اقرار کیا ہے ۔ کہ وہ مامور نہیں
۴	۱	۲۳	تقدیری	تعزیری
۴	۴	۲۹	یجادلھم عنھم	یجادل اللہ عنھم
۵	۱	۳	والذین اٰمنوا و ھاجروا	والذین اٰمنوا ولم یھاجروا
۵	۱	۲۷	من مشی مع ظالم لیقویہ	من مشی مع ظالم لیقویہ ۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ اگست۔ جنرل آئسن ہاور کی فوجیں اب پیرس اور کیلے کا محاصرہ کرنے کے لئے بڑھ رہی ہیں۔ گزشتہ چند گھنٹوں میں انہوں نے حیرت انگیز پیش قدمی کی ہے کیلے کے رقبہ کا محاصرہ شروع ہو چکا ہے۔ اور جرمن فوج کے نکل جانے کے لئے صرف دو تین میل کا رستہ رہ گیا ہے پیرس کی جنگ بھی شروع ہو چکی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر شہر پر قبضہ ہو جائے گا جنوبی فرانس میں ۶۰۸ موٹر لاریوں اور ۲۷ ٹینکوں پر قبضہ کیا جا چکا ہے پیرس اور دوسری ریڈیو تباہ ہو گئے ہیں۔ اب تک جنوبی فرانس میں اتحادیوں ایک ہزار مربع میل رقبہ پر قبضہ ہو چکا ہے۔

الجیرز ۲۰ اگست۔ اتحادی ریڈیو کا بیان ہے کہ نارمنڈی میں اب تک چار لاکھ جرمن ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں جلد ہی مسٹر چرچل سے ملنے والا ہوں جرمنی پر قبضہ کر لینے کے متعلق۔ امریکہ۔ برطانیہ اور روس میں اتفاق رائے ہے۔ جاپان پر قبضہ کر لئے جانے کے بارہ میں بھی چین کے ساتھ باسانی معاہدہ ہو سکے گا۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ جنوبی فرانس کی لڑائی میں دو جرمن جرنیل گرفتار ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ جرمن موٹر تارپیڈو بوٹوں نے ان اتحادی جہازوں پر ۱۷-۱۸ اگست کی درمیانی شب حملہ کیا۔ جو جنوبی فرانس میں فوجیں اور سامان اتار رہے تھے۔ زبردست لڑائی ہوئی دشمن کی چار بوٹیں تباہ ہو گئیں اتحادیوں کو نقصان پہنچا

یروشلم ۲۰ اگست۔ پچھلے دنوں برطانوی ہائی کمشنر پر جس شہر کے نزدیک قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں پر پانچ سو پونڈ اجتماعی جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۰ اگست۔ کل ایک پولیس کنسٹیبل اور ایک سپاہی میں صرف دو پیسے کے لین دین پر تکرار ایک فساد کی صورت اختیار کر گئی۔ بالآخر پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے ۴۳ اشخاص زخمی ہوئے۔ جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔

لاہور ۲۰ اگست۔ مختلف سکھ انجمنوں کے پچاس نمائندوں نے اعلان کیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ اور سردار بلدیو سنگھ۔ اور ان کی آل پارٹیز سکھ کانفرنس سکھوں کی نمائندہ نہیں ہے ہمارے لیڈر سردار کھڑک سنگھ ہیں۔ ہم راجہ گاندھی فارمولا کے خلاف ہیں

پشاور ۲۰ اگست۔ افغانستان میں سیلاب سے فصل۔ پھل دار درختوں۔ اور مویشیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ شاہ افغانستان نے خود سیلاب زدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ اور لوگوں کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے

نانڈلیانوالہ ۲۰ اگست۔ شدید بارشوں کی وجہ سے ماموں کانجن زیر آب ہے۔ چھ چھ فٹ پانی چڑھا ہوا ہے۔ مکانات اکثر گر چکے ہیں۔ اور اب تک کئی لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ پیرس میں لاول گورنمنٹ اور جرمن افسر ضروری کاغذات نذر آتش کر رہے ہیں بارود کے ذخائر بھی اڑائے جا رہے ہیں۔ یہاں قریباً ۵ ہزار فرانسیسی قیدی تھے۔ جنہیں یہاں سے منتقل کر دیا گیا ہے شہر میں فسادات ہو رہے ہیں۔ وشی میں بھی بدامنی ہو رہی ہے مارشل پیتاں اور لاول کا مسلک واضح ہے لاول تا حال پیرس میں ہے۔ پیتاں نے وشی سے کسی دوسری جگہ جانے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ ڈاکٹر جوزف گوئبلز نے اعلان کیا ہے کہ تباہ شدہ برلن کی جگہ نیا برلن جو دنیا کا عظیم ترین شہر ہوگا۔ آباد کرنے کا بہترین نقشہ پیش کرنے والے ماہر تعمیر کو خاص انعام دیا جائے گا نئے شہر میں ۵۰ لاکھ انسانوں کی آبادی کا انتظام کرنے کی تجویز ہے۔ برلن میں دو لاکھ مکانات تھے۔ جن میں سے اب تک ایک لاکھ پیوند خاک ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت نے روزہ دار مسلمانوں کو کھانڈ کا زائد راشن دیئے جانے کا اصول منظور کر لیا ہے۔ زائد راشن کی شرح نصف یونٹ فی کس فی ہفتہ ہوگی یونٹ ۴½ چھٹانک کا ہوگا۔

امرتسر ۲۰ اگست۔ ۲۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے یہاں کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ ہوئی ہے۔

جو الیکٹرا اور ضروری ادویات تیار کرے گی۔ مشینری اور عمارت کا انتظام کر لیا گیا ہے

لنڈن ۲۰ اگست۔ ایک جرمن اعلان مظہر ہے کہ جرمنوں نے وارسا کے محاذ پر روسی صفوں میں شگاف کر دیا ہے۔

واردھا ۲۰ اگست۔ گاندھی جی کے خط کے جواب میں وائسرائے نے جو کچھ انہیں لکھا۔ اس پر اظہار رائے زنی کرتے ہوئے گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا کہ برطانوی گورنمنٹ اس وقت تک اختیارات منتقل نہ کرے گی۔ جب تک خود ہندوستان انہیں چھیننے کی طاقت پیدا نہ کر لے آپ نے کہا کہ وائسرائے کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ جب تک بڑی بڑی پارٹیاں مستقبل کے آئین کے متعلق متفق نہ ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ و ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں میں سمجھوتہ نہ ہو۔ آئینی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مگر وقت آنے پر وائسرائے کے فیصلے سے مزید پارٹیوں کے نام نکل آئیں گے

راولپنڈی ۲۰ اگست۔ ایک مقامی فرم نے ایک خریدار کے پاس ڈالڈا گھی کا ٹین فروخت کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ سٹاک میں نہیں۔ سول سپلائی آفیسر نے چھاپہ مار کر اس کے سٹاک سے دو ہزار ٹینوں پر قبضہ کر لیا

ناگپور ۲۰ اگست۔ ایک دوکاندار نے موجود ہونے کے باوجود ایک گاہک کو ناشپاتی کی جوڑی فروخت کرنے سے انکار کر دیا تھا اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور سٹی مجسٹریٹ نے اسے ساڑھے دس ہزار روپیہ جرمانہ یا ایک سال قید کی سزا کا حکم سنایا

لاہور ۲۰ اگست۔ ستیا رتھ پرکاش کے فرمے جلانے اور ایک ہندو کو قتل کرنے کے الزام میں۔ جن نو مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔ ان سب کو آج سیشن سپرد کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ جوں جوں جنگ کا خاتمہ قریب نظر آ رہا ہے۔ یورپ میں پناہ لینے والے لوگوں کا سوال خاص توجہ کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ جنگ کے بعد اتحادیوں کو اڑھائی کروڑ پناہ گزینوں کو آباد کرنے۔ اور ان کے لئے روزگار مہیا کرنے کا انتظام کرنا پڑے گا۔ ان میں سے سب سے پیچیدہ مسئلہ بیس لاکھ یہودیوں کا ہے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ ان میں سے دو لاکھ کو ہندوستانی ریاستوں میں آباد کیا جائے۔

ٹوکیو ۲۰ اگست۔ جاپان ریڈیو کا بیان ہے کہ اتحادی طیاروں نے جاپان کے بڑے بڑے جزائر میں ایک جنوبی جزیرہ پر حملہ کیا بڑے زور کی ہوائی لڑائی ہوئی۔

کانڈی ۲۰ اگست۔ ٹیڈیم روڈ پر اتحادی فوج تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ دشمن کے پچھلے دستوں کی قوت مزاحمت کم ہو رہی ہے

لنڈن ۲۰ اگست۔ اٹلی میں ایڈریاٹک کے کنارے جیسانو دریا کے پاس ایک اونچی زمین پر دشمن سے لڑائی ہو رہی ہے۔ فلورنس کے دونوں کناروں پر کوئی خاص بات نہیں ہوئی دشمن ابھی شمال میں خندقیں کھود کر پاؤں جمائے ہوئے ہے۔ دریائے آرنو پر پل بنا لیا گیا ہے

لنڈن ۲۰ اگست۔ پولینڈ کے محبان وطن نے اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کر لیا ہے۔ کل رات اس کا پروگرام سنا گیا۔ مگر آواز صاف نہ تھی۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ فرانس کے جنوبی کنارے سے اتحادی فوج تیزی سے اندر بڑھ رہی ہے۔ طولون کے شمال میں ایک اہم معاون دریا کے کنارے پہنچ چکی ہے۔ دشمن کو بھاگتے وقت اتنی مہلت نہیں ملتی کہ سامان بھی لے جا سکے۔ ایک غیر مصدقہ خبر ہے۔ کہ کان کا شہر بھی لے لیا گیا ہے۔ جب سے اتحادی فوج اتری ہے بارہ ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔ پیرس کے محاذ پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ امریکن فوج بیرونی بستیوں میں پہنچ چکی ہے۔ شہر میں آگ کے شعلے اور دھماکے ہو رہے ہیں نارمنڈی میں کینیڈین اور امریکن دستے مل گئے ہیں۔ گھیرا ابھی اتنا مضبوط نہیں کہ دشمن کو بھاگنے سے روکا جا سکے جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ اتحادیوں نے دریائے سین کے مشرق میں چھاتہ سپاہی اتار دیئے ہیں

لنڈن ۲۰ اگست۔ روسی دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں پانسو ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ کئی جوابی حملے روک لئے۔ مورچہ کے شمالی سرے پر لیٹویا اور اسٹونیا میں گھری جرمن فوجوں کو کئی حصوں میں